طلباء کا نام : صدف بی
نگراں : پروفیسر ڈاکٹر اقتدار محمد خاں
شعبۂ اسلامک اسٹڈیز
عنوان : علوم اسلامیہ کے فروغ میں ریاست رامپور کے نوابین کی خدمات
(۱۷۷۴ء-۱۹۴۷ء)

تلخیص

شہر رام پور علمی و ادبی اور ثقافتی و تہذیبی اعتبار سے ہمیشہ مشہور و معروف رہا ہے۔ماضی میں رام پور کو ریاست کا درجہ حاصل تھا۔یہاں کی علمی و ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کا اعتراف ہندوستان کے بڑے بڑے علماء اور مورخین نے کیا ہے۔ نزہتہ الخواطر از حکیم سید عبد الحئی، انتخاب یادگار از امیر مینائی، ابجد العلوم از علامہ نواب صدیق حسن خاں، تذکرہ کاملان رامپور از حافظ احمد علی خاں شوق نے اپنے تحقیقی مقالوں میں نہ صرف یہاں کے متعدد علماء و مشاہیر کا ذکر بڑے احترام سے کیا ہے بلکہ ہندوستان اور اس کے خطّۂ روہیلکھنڈ نیز ریاست رامپور کی علمی و ثقافتی ترقیوں اور خصوصیات پر کما حقہ روشنی ڈالی ہے چنانچہ جب میں نے روہیلکھنڈ کی تاریخ کا مطالعہ کیا تو محسوس ہوا کہ ابھی روہیلکھنڈ کے دینی مدارس اور رام پور ریاست کی طرف سے قائم کئے گئے مدارس پر ابھی تک کوئی مستقل اور مفصل کوشش نہیں کی گئی ۔رامپور کے مدارس کی طویل اور گراں قدر خدمات کو دیکھتے ہوئے مجھے یہ خیال ہوا کہ اس پر کام کرنے کی شدید ضرورت ہے۔دراصل رام پور کی تاریخ کا یہ گوشہ جو مدارس عربیہ سے متعلق ہے بہت ہی اہمیت کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ گوشہ گمنامی میں بھی ہے اور

اندیشہ ہے کہ وقت کے ہاتھوں یہ طویل خدمات کہیں اوراق پارینہ بن کر نہ رہ جائیں اس لیے میں نے کوشش کی کہ تاریخ کے اس غیر معمولی لیکن گمنام حصّہ کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھ کر علمی دنیا کے سامنے پیش کروں تا کہ مستقبل کے طلباء و مورخین کے لیے ایک اہم دستاویز اور مشعل راہ ثابت ہو۔

میں نے اس مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔اس کا پہلا باب ریاست رام پور کی تاریخ پر مشتمل ہے ۔ دوسرا باب ریاست رام پور کے نوابین کے تعارف و خدمات سے متعلق ہے۔تیسرے باب میں علوم اسلامیہ کے بعض اہم مدارس کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ رام پور کی تعلیمی ترقی کے لئے ہر دور میں مدارس اسلامیہ قائم ہوتے رہے۔چوتھے باب میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ رام پور ریاست میں کون کون سے مشاہیر علماء، فضلاء، مدرسین و ماہرین علوم وفنون دور دراز مقامات سے یہاں آئے اور اپنے علم وفضل کی روشنی سے ایک عالم کو منور کیا ۔پانچواں باب اختتامیہ پر مشتمل ہے۔اس میں ریاست رامپور میں علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت پر مجموعی اعتبار سے تبصرہ کیا گیا ہے اور مقالہ کے اس آخری باب میں پورے مطالعہ سے اخذ کردہ نتائج اور تمام ابواب کا نچوڑ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

☆☆☆